روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳۹/۷۴ | ہفتہ ۳۰ شعبان ۱۴۰۹ھ ۸ شہادت ۱۳۶۸ ہش ۸ اپریل ۱۹۸۹ء | نمبر ۸۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لندن سے آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب کرام خصوصی توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے بے انتہاء فضلوں اور رحمتوں سے نوازتے ہوئے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور کامیابی و کامرانی سے حضور کا ہر دینی منصوبہ مکمل فرمائے۔

دوسری صدی کی پہلی مجلس شوریٰ کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ کا پیغام

جماعت احمدیہ پاکستان کا غیر معمولی صبر عزم اور حوصلہ تاریخِ احمدیت کا سنہری باب ہے

آپ کی راحت و طمانیت اور خدا کی بارگاہ سے اجرِ عظیم پانے کا دور لافانی ہے

ابتلاء اور جدائی کا دور ختم ہونے کے لئے احباب کو پرزور تحریکِ دعا

حضور کا یہ بابرکت پیغام صدر مجلس مشاورت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا

ربوہ ۔ جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کی پہلی مجلس مشاورت (جو جماعت احمدیہ کی ۷۰ ویں مجلس مشاورت تھی) کے موقع پر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خصوصی پیغام میں جماعت کے احباب کو دل کی گہرائی سے نکلا ہوا پر خلوص سلام بھجوایا ہے۔ حضور کا یہ پیغام مجلس مشاورت کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے افتتاحی اجلاس میں پڑھ کر سنایا۔

حضور نے دعا کی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت کا سایہ ہمیشہ آپ کے سروں پر قائم رہے۔ دین اور دنیا سے تعلق رکھنے والی بلاؤں سے وہ آپ کی حفاظت فرمائے اور دین کی ترقی اور عظمت کے جن ارادوں کے ساتھ آپ یہاں اکٹھے ہوئے ہیں ان میں آپ کی رہنمائی اور نصرت فرمائے اور بہترین دینی روایات کے مطابق مجلسِ شوریٰ کے حقوق اور آداب بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور نے فرمایا ایک پہلو سے یہ مجلس شوریٰ غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ ربوہ میں بحیثیت مرکز احمدیت، احمدیت کی دوسری صدی میں منعقد ہونے والی یہ پہلی مجلسِ مشاورت ہے۔ اس پہلو سے اس مشاورت کا تقاضا ہے کہ اس میں غیر معمولی دعاؤں کے ساتھ تقویٰ کی باریک راہوں کے تقاضے پورے کرتے ہوئے شرکت کی جائے۔ آپ کے سامنے ایک پوری صدی پھیلی پڑی ہے جس کے سر پر آپ بہترین دینی مجلسِ شوریٰ کا نمونہ قائم کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔

حضور نے فرمایا دوسری صدی کی یہ پہلی مجلس شوریٰ اس لحاظ سے نمائندہ مجلس شوریٰ کہلانے کا پورا حق نہیں رکھتی کیونکہ اس مشاورت میں امام جماعت احمدیہ شرکت سے محروم ہے۔ حضور نے فرمایا پہلا اور دائمی مرکز احمدیت قادیان ہے اور قادیان ہی رہیگا۔

حضور نے فرمایا جس تقریب میں امام جماعت احمدیہ شرکت نہ کر رہا ہو اس کو مرکزی تقریب نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اس لحاظ سے ایک پہلو سے اگرچہ یہ احمدیت کی دوسری صدی کی پہلی مجلسِ شوریٰ ہے لیکن دوسرے پہلو سے وہ مجلس شوریٰ وہیں منعقد ہو گی جہاں بھی خدا تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ نے امام جماعت کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ عالمگیر جماعت احمدیہ کی مجلسِ شوریٰ میں شرکت کر رہا ہو۔

حضور نے فرمایا کہ میں آپ کو اپنے ساتھ اس دعا میں شریک ہونے کی پر زور تحریک کرتا ہوں کہ چند سال سے ظاہری اور حقیقی مرکز کے درمیان جو فاصلے پیدا ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دور فرمائے تاکہ امام جماعت بھی تمام اہم مواقع پر ان مجالس میں موجود رہے جو ظاہری اور رسمی مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں منعقد کی جاتی ہیں۔

حضور نے فرمایا سالِ رواں غیر معمولی اہمیت کا سال ہے اور مجھے یہ دکھائی دے رہا ہے کہ اس سال کے اختتام سے پہلے پہلے غیر معمولی واقعات رونما ہونے والے ہیں جن کے اثرات دور دور تک آئندہ صدی پر ممتد اور مترتب ہوں گے اور اسی ایک سال میں یعنی احمدیت کی دوسری صدی کے پہلے سال میں خوب کھل کر آئندہ صدی میں ہونے والے واقعات کے نقوش ابھر آئیں گے۔ اس لئے مشاورت کے ان بابرکت ایام میں خصوصیت کے ساتھ دعا یہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی تقدیر خیر جاری ہونی ہے اس کا ظاہر بھی شر کے پردوں میں لپٹا ہوا نہ ہو بلکہ باطن بھی خیر ہو اور ظاہر بھی خیر ہو اور اللہ تعالیٰ جلد ہماری دوریاں معدوم فرما دے اور آپ کی مجالس اور جلسوں میں میری شرکت محض روحانی نہ رہے بلکہ جسمانی بھی ہو اور چشمِ تصور ہی کی آنکھیں آپ کو دیکھ کر تسکین نہ پائیں بلکہ چشمِ ظاہر کی بھی ٹھنڈک کے سامان ہوں۔

حضور نے نہایت شفقت و محبت کے ساتھ جماعت احمدیہ پاکستان کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا جماعتِ پاکستان نے جس غیر معمولی صبر اور عزم اور بلند حوصلے کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ تاریخ احمدیت کے سنہری حروف میں لکھے جانے والے اَن مٹ باب ہیں جو بعد کے آنے والے زمانوں میں آج سے بھی بہت زیادہ بڑھ کر روشن دکھائی دیں گے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی عظیم سعادتیں حاصل کی ہیں جنہوں نے آپ کے مخدوش مقدر کو ہمیشہ کے لئے روشن کر دیا ہے تکلیف کا یہ دور

باقی صفحہ ۸ پر

شکریۂ احباب

میری اہلیہ عفت بیگم صاحبہ کی رحلت پر بہت سے احباب تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ بے شمار عزیزوں اور دوستوں نے بذریعہ تار اور خطوط تعزیت کا اظہار کیا۔ میں فرداً فرداً سب دوستوں کو شکریہ کے خطوط بھیج رہا ہوں۔ اس نوٹ کے ذریعہ میں اور عزیز محمود احمد تعزیت کرنیوالے تمام احباب کا ان کی دعاؤں اور مخلصانہ جذبات، ہمدردی اور غمگساری کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ ان سب کو جزائے خیر دے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ یہ درخواست بھی کرتے ہیں کہ دعا کریں اللہ موصوفہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ہمیں صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

عبدالجلیل عشرت

225-A-I، ٹاؤن شپ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۸ شہادت ۱۳۶۸ ہش
۸ اپریل ۱۹۸۹ء

ہماری ہوائیں — ہماری فضائیں

احمدیت کی پہلی صدی کے آغاز میں کیفیت یہ تھی کہ قادیان سے بٹالہ (صرف پندرہ بیس کلومیٹر کا فاصلہ) پیغام بھیجنا بھی آسان نہ تھا۔ کسی شخص کو پیدل یا یکے پر جانا پڑتا تھا۔ اب دوسری صدی کا آغاز اس طرح ہوا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے خطبہ لندن میں دیا اور یہ خطبہ ہواؤں کے دوش پر اڑتا ہوا ماریشس بھی پہنچا اور جرمنی بھی۔ گویا یہ خطبہ بیک وقت لندن، ماریشس اور جرمنی میں سنا گیا۔ جو لوگ ہمارے دل کی کیفیت کا اندازہ نہیں لگا سکتے وہ یہ بات سمجھ ہی نہیں سکتے کہ ہماری خوشی کا کیا حال ہے۔ دوسری صدی کا آغاز پہلی صدی کی کامیابی کی دلیل ہے اور ہماری تدریجی ترقی میں یہ ایک ایسا سنگِ میل ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔

یہاں پر ایک اور بات بھی اپنے قارئین کو یاد دلانا چاہیں گے اور وہ یہ ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو ہمیشہ بلند کرتا رہے اور ہمیں ان کی خوبیوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے) حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ کی تحریروں سے بڑے عجیب اور دلچسپ نکات نکالا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ مسیح ناصری نے اپنے آپ کو پانی پر چلتے ہوئے دیکھا تھا۔ (یا یہ کہ انجیل میں اس بات کا ذکر ہے کہ وہ پانی پر چلتے دیکھے گئے۔) جو اس بات کی طرف اشارہ بن گیا کہ اُن کی قوم (ماننے والے) پانیوں پر تسلّط حاصل کرے گی۔ چنانچہ اس زمانے میں جب سمندروں میں بڑے بڑے دیو ہیکل جہاز چلتے دیکھے جاتے ہیں اور یہ جہاز حضرت مسیح ناصری کی قوم ہی نے ایجاد کئے اور رائج کئے تو ان کے پانی پر چلنے کی بات خوب سمجھ میں آجاتی ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے آپ کو ہواؤں میں اڑتے دیکھا۔ اس بات سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے یہ نتیجہ نکالا کہ احمدیہ جماعت ہواؤں کو مسخّر کرے گی۔ یعنی ہوا فضا اور خلاء ان کے تسلّط میں ہوگا۔ اس میں کیا شک ہے کہ ایسا ضرور ہوگا۔ ہماری جماعت کی آواز ہوا کے دوش پر لندن سے ماریشس اور جرمنی پہنچ گئی۔ اور یہ دوسری صدی کا آغاز ہے۔ اس صدی میں اور اس سے اگلی صدی میں ہوائیں بھی ہماری ہونگی اور فضائیں بھی ہماری۔ آئیے ہم ہواؤں کی طرف توجہ دیں۔ آپ جانتے ہی ہیں۔ کیسے؟

بڑھتا رہا ہوں بڑھتا رہونگا
جو کچھ کہا ہے پھر بھی کہونگا
مجھکو ہے الفت ہے سارے جہاں سے
سارے جہاں کی باتیں سنونگا

ابوالاقبال

ہم تو سر آنکھوں پہ بٹھائیں تم ہم کو دھتکارو ہو
ہم پھولوں کے گجرے دیں تم اینٹ اور پتھر مارو ہو

جو کچھ بھی ہو یہ بات تو ہم سمجھے ہیں نہ کوئی سمجھے گا
ہم کھینچ رہے ہیں ہاتھ اپنا تم پاؤں اور پسارو ہو

یہ سارے لوگ مسافر ہیں اس پار کے، تم اس پار چلو
کیوں اپنے بھائی بندوں کو منجدھار کے بیچ اتارو ہو

مہمان کے آنے کی تم نے جب آپ مناہی کر دی ہے
پھر کیوں دن رات لگا کر تم اپنا گھر بار سنوارو ہو

یہ کاغذ کے پھول بہت خوش رنگ سہی، بو باس کہاں
تم خونِ جگر دے دے کے انہیں بے مطلب اور نکھارو ہو

ہم اچھے۔ سب سے اچھے ہیں۔ کہ ایک ہی در پر بیٹھ گئے
تم گلی گلی میں در در گھومو۔ گھومو اور پکارو ہو

میں تو ان کو دیکھ رہا ہوں اپنے گھر کے آنگن میں
تم ان کو پردیسی جان کے کیوں آوازیں مارو ہو

بات نسیم کہے گا دل سے اور دلوں میں اتر یگی
دائیں بائیں آگے پیچھے کیوں دیوار اسارو ہو

نسیم سیفی

نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند ایمان افروز واقعات

محترم مولوی روشن الدین احمد صاحب واقف زندگی

ذیل میں بعض واقعات کا ذکر ہے جو الٰہی پیش خبریوں کے مطابق رونما ہوئے۔ جن سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ ہستی باری تعالیٰ زندہ ہے۔ اس کی نگاہ اپنے بندوں کے دلوں پر ہے۔ اور وہ ان کی ضرورتوں کو مناسب موقعہ پر پوری کرتا ہے اور ان کی دلی اور عاجزانہ دعاؤں کو سنتا ہے۔ جس سے ایمان ترقی کرتا اور اس کے رستوں میں مزید قربانیوں کے لئے دل للچاتا ہے۔

سو چند واقعات اس ضمن میں بطور ثبوت تحریر کئے جاتے ہیں جن کا ماخذ تذکرہ ہے۔

سفر میں نقصان ہونیکی پیشگوئی

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ ہمیں موضع کنجراں ضلع گورداسپور جانے کا اتفاق ہوا۔ اور شیخ حامد علی ساکن تھہ غلام نبی ہمارے ساتھ تھا۔ جب صبح کو جانے کا ہم نے قصد کیا تو (اللہ تعالیٰ نے بتایا) کہ "اس سفر میں تمہارا اور تمہارے رفیق کا کچھ نقصان ہوگا"۔ چنانچہ راستہ میں شیخ حامد علی کی ایک چادر اور ہمارا ایک رومال گم ہوگیا۔ اس وقت حامد علی کے پاس وہی چادر تھی۔" (نزول المسیح صـ۲۲۹، ضـ۲۳)

"بیج ناتھ برہمن ولد بھگت رام کو کشفی طور پر اطلاع دی گئی تھی کہ ایک برس کے عرصہ تک تجھ پر مصیبت نازل ہونے والی ہے اور کوئی خوشی کی تقریب بھی ہوگی۔ چنانچہ اس پیشگوئی پر اس کے دستخط کرائے گئے جو اب تک موجود ہیں۔ پھر بعد ازاں ایک برس کے عرصہ میں اس کا باپ جوانی کی عمر میں ہی فوت ہوگیا اور اسی دن اُن کی شادی کی تقریب بھی پیش تھی۔ یعنی کسی کا بیاہ تھا۔"
(شحنۂ حق صـ۵۸) (تذکرہ صـ۱۵۴)

(۲) "مارچ ۱۸۹۱ء شاید ایک ہفتہ ہوا میں نے آپ کو (شیخ فتح محمد صاحب کو) خواب میں دیکھا تھا۔ گویا آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں کیا کروں تو میں نے آپ کو یہ کہا ہے "خدا سے ڈر۔ پھر جو چاہے کر۔"
(مکتوب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بنام شیخ فتح محمد مورخہ ۱۸؍مارچ ۱۸۹۱ء مندرجہ الفضل جلد ۳۱ نمبر ۹ مورخہ ۲۸؍مئی ۱۹۴۳ء صـ۳) (تذکرہ صـ۱۷۸)

(۳) "تم پاس ہوگئے ہو۔"

"جولائی ۱۸۹۷ء میں جب عزیزی مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اسسٹنٹ سرجنی کا آخری امتحان دیا تو ہم نے ان کے لئے دعا کی (اللہ تعالیٰ نے بتایا) کہ "تم پاس ہوگئے ہو" یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ پاس ہوگیا ہے۔ کیونکہ مخلصوں کے لئے جو یگانگت کی حد تک پہنچتے ہیں۔ ایسے فقرے آجاتے ہیں ... بالآخر عزیز مذکور اپنے امتحان میں بڑی خوبی سے کامیاب ہوا۔"
(نزول المسیح صـ۲۲۳) (تذکرہ صـ۳۱۰)

(۴) درگاہ الٰہی میں منظور ہے

"آج ۴ نومبر ۱۸۹۸ء میں خواب میں مجھ کو دکھلایا گیا کہ ایک شخص روپیہ بھیجتا ہے۔ میں بہت خوش ہوا۔ اور یقین رکھتا ہوں کہ آج روپیہ ضرور آئے گا۔ چنانچہ آج ہی ۴ نومبر ۱۸۹۸ء کو آپ کا روپیہ ضرور آگیا۔ (....) معلوم ہوتا ہے کہ یہ روپیہ بھیجنا درگاہ الٰہی میں قبول ہے۔"
(از مکتوب بنام ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ مکتوب مورخہ ۴ نومبر ۱۸۹۸ء بروز جمعہ) (تذکرہ صـ۳۲۷)

(۵) "سیغفر"

"۱۸۹۶ء خواجہ جمال الدین صاحب بی۔ اے جو ہماری جماعت میں داخل ہیں جب امتحان منصفی میں فیل ہوئے اور ان کو بہت ناکامی اور ناامیدی لاحق ہوئی اور سخت غم ہوا تو ان کی نسبت مجھے (اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ "سیغفر" یعنی اللہ تعالیٰ ان کے اس غم کا تدارک کرے گا۔ چنانچہ اس کے مطابق وہ جلد ریاست کشمیر میں ایک ایسے عہدے پر ترقی یاب ہوئے جو عہدہ منصفی سے ان کے لئے بہتر ہوا۔ یعنی وہ تمام ریاست جموں و کشمیر کے انسپکٹر مدارس ہوگئے (نزول المسیح صـ۲۱۳)

(۶) "برق طفلی بشیر"

"قریباً ۱۸۹۸ء ایک دفعہ ہمارے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں بہت خراب ہوگئیں پلکیں گر گئی تھیں۔ اور پانی بہتا رہتا تھا۔ آخر ہم نے دعا کی تو (اللہ تعالیٰ نے بتایا) "برق طفلی بشیر" یعنی میرے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں اچھی ہوگئیں۔ اس (....) کے ایک ہفتہ بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دے دی۔ اور آنکھیں بالکل تندرست ہوگئیں۔ اس سے پہلے کئی سال انگریزی اور یونانی علاج کیا گیا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوتا تھا بلکہ حالت ابتر ہوتی جاتی تھی۔"
(نزول المسیح صـ۲۳) (تذکرہ صـ۳۴۸)

"حضرت مولوی نور الدین صاحب کو ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ ہوا۔ لگاتار دانت کا سخت درد رہا اور سوائے اُکھڑوانے کے کسی علاج سے فائدہ نہ ہوا فرمایا (حضرت اقدس نے) مجھے بھی ایک دفعہ خطرناک درد ہوا۔ یہاں تک کہ مارے درد کے غشی ہوگئی اس میں اللہ تعالیٰ نے بتایا (جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفاء دیتا ہے) جب اٹھا تو درد جاتا رہا۔"
(از خط مولوی عبدالکریم صاحب مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۸۹۹ء صـ۲) (تذکرہ صـ۳۴۵)

تبصرہ

ریڈیو کالم اکبر حمیدی کے

اکبر حمیدی کے متعلق سید ضمیر جعفری جو ملک کے نامور شاعر اور مزاح نگار ہیں کہتے ہیں "پروفیسر اکبر حمیدی اردو کی اصلی شاعری کا ایک معتبر نام ہے۔ ان کے غیر معمولی تخلیقی جوہر میں جدید غزل کے پودے کو قد آور کرنے اس کے میووں کو رسیلا اور پھولوں کو روشن اور رنگین بنانے میں بہت نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

ان کے انشائیے بھی شگفتہ خیال آفرینی میں اپنی ایک روش تو خاص رکھتے ہیں۔ زیر نظر کتاب میں وہ اپنے ریڈیو کالموں کا انتخاب پیش کر رہے ہیں۔ ریڈیو کالموں کی تنگ دامانی اور پیش وربانی کی نشان دہی کی ضرورت نہیں۔ مگر دیکھنے کو ان کا زرخیز ذہن اور توانا قلم کیسے کیسے گوشوں سے انبساط اور صداقت کی زیبائی اور قوت کشید کر لیتا ہے۔ اکبر حمیدی کی ان تحریروں سے اس بات کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ پانی کی طرح سچائی اور خوبصورتی بھی اپنا راستہ خود بنا لیتے ہیں۔

ایک اور خصوصیت جس کی طرف اشارہ کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یہ ہے کہ ان کے کالموں میں لفظوں کے اوپر اتنا تال نہیں ہے جتنا لفظوں کے نیچے ہے بیشتر کالموں کے دو منزلہ سہ منزلہ بین السطور میں تو معنوی ٹریفک کی بھیڑ اتنی گھنی ہے۔ کہ قاری کے لئے "چلنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اور ٹھہرنا بھی"۔

اکبر حمیدی ہمارے سلسلے کے ایک ممتاز شاعر، انشائیہ نگار اور ریڈیو کالمسٹ ہیں۔ وہ متعدد بار ربوہ کے مشاعروں میں شرکت کر کے اپنے آپ کو صحیح معنوں میں متعارف کروا چکے ہیں۔ ہمیں اس بات پر فخر ہے۔ کہ ہمارے لکھنے والوں میں اکبر حمیدی جیسے موجود ہیں۔ اپنے آپ کو منوا رہے ہیں اور بڑی سرعت کے ساتھ ادب کے میدان میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

ہماری دعائیں اور نیک تمنائیں ان کے ساتھ ہیں (ن۔ س)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتفاضہ کیا ہے؟

انتفاضہ کیا ہے؟ لفظ تو انتفاضہ ہے لیکن چونکہ انگریزی بولنے والے لوگ ض کو د کی صورت میں بولتے ہیں (اگرچہ اب بعض حلقوں میں تبدیلی آرہی ہے) اس لئے اسے انتفادہ کہتے ہیں۔ دراصل غازہ اور مغربی کنارہ جب سے اسرائیلیوں نے اپنے رنگ میں فتح کیا ہے۔ وہاں کسی نہ کسی حد تک بے چینی کی لہر جاری رہی ہے۔ لیکن یہ لہر اتنی ہلکی تھی کہ سوائے اپنے ذہنوں کی سوچ کے اور دوستوں سے گفتگو کے دوران اس کا کہیں اظہار نہیں ہوتا تھا۔ گزشتہ ۱۹۸۷ء کے دسمبر کی ۹ تاریخ تاریخ کے صفحات میں اس لئے یاد رکھی جائے گی کہ اس دن یہاں کے لوگوں نے حکومت کے خلاف مظاہرے شروع کئے۔ اگرچہ شروع میں یہ مظاہرے بھی ہلکی رفتار اور ہلکی شدت کے ساتھ کئے گئے تھے لیکن آہستہ آہستہ ان میں تیزی آتی گئی اور جیسے جیسے ان میں تیزی آئی۔ اسرائیلی حکومت نے بھی ان میں تشدد آمیز رویہ اختیار کرنا شروع کر دیا ان بے چاروں کے ہاتھ میں تو اینٹ پتھر کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ سڑکوں پر پرانے ٹائر ہی جلا کر رکاوٹیں کھڑی کر سکتے تھے اور کسی قسم کی مزاحمت ان سے نہ ہو سکتی تھی لیکن اسرائیلیوں نے آنسو گیس بھی استعمال کی۔ ربڑ کی گولیاں بھی۔ اور مارا پیٹا بھی۔ پہلے تو ہڈی پسلی توڑتے تھے۔ پھر ایسی مار مارنی شروع کی کہ ظاہرہ طور پر نشان بھی نہ ملے اور اندرونی طور پر انسان تقریباً ختم ہی ہو جائے یا ختم ہونے کے قریب جا پہنچے۔ بہت سے لوگوں کو پابندِ سلاسل بھی رکھا گیا۔ اور کئی ایک کو ملک بدر بھی کیا گیا۔ تنظیم آزادئ فلسطین نے یونائیٹڈ نیشنز کی حقوق انسانیت کے ادارے کو یادداشت بھیجی جس میں اسرائیلی مظالم کا تذکرہ کیا گیا۔ اگرچہ اس یادداشت کو بھیجے کچھ عرصہ ہو گیا ہے۔ لیکن پھر بھی جہاں تک اس جھگڑے کی فضا کا تعلق ہے اس کا بخوبی نقشہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں۔ ان میں اب تک خاصا اضافہ ہو گیا ہے۔ اس یادداشت میں کہا گیا تھا کہ اس وقت تک ۱۸ سو حمل گر چکے تھے۔ اور یہ سب نتیجہ تھا اس مار پیٹ کا یا آنسو گیس کا جو اسرائیلی فوجیوں نے گزشتہ ایام میں استعمال کئے۔ تنظیم آزادئ فلسطین نے اپنی اس یادداشت میں یو۔این۔او کو بتایا کہ ۳۵۴ فلسطینی اپنی جان کھو چکے تھے ۱۲٫۵۰۰ زخمی ہو چکے تھے اور ان میں سے ۵۰۰۰ ایسے تھے جو کسی کام کے قابل نہیں رہے تھے یعنی پوری طرح معذور ہو چکے تھے ۵۵۰ فلسطینی گھر مسمار کئے جا چکے تھے۔ کئی ہزار لوگوں کو کیمپوں میں پابند کر دیا گیا تھا۔ اور ۲۸ فلسطینیوں کو ملک بدر کر دیا گیا تھا۔

اس رپورٹ کے بعد بھی یہ واقعات تیزی سے ہوتے رہے ہیں۔

یادداشت میں اسرائیلیوں کے متعلق کہا گیا۔ کہ وہ آنسو گیس بھی استعمال کرتے ہیں اور زہریلی گیس بھی۔ اور یہ سب کچھ شہری آبادی کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ گیس سے بہت سے لوگ اپنی جان کھو بیٹھے ہیں اور ان میں بچے بھی ہیں اور عورتیں بھی۔ کچھ عرصہ سے اسرائیلیوں نے یہ طریق اختیار کر رکھا ہے کہ وہ چن چن کر حاملہ عورتوں کو مارتے ہیں اور اس حد تک مارتے ہیں کہ ان کے حمل گر جاتے ہیں۔ ایک فلسطینی جرنیل المحمد الرجوع نے جنہیں اسرائیل نے ملک بدر کیا ہوا ہے۔ تنظیم آزادئ فلسطین کی ایک نیوز کانفرنس میں بتایا کہ ۱۹۶۶ء سے اب تک ۳ لاکھ پچاس ہزار سے ۴ لاکھ تک فلسطینیوں کو حراست میں لیا گیا ہے اور ان میں سے سینکڑوں تشدد کی تاب نہ لا کر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل جس کا صدر دفتر لندن میں ہے نے ایک ۱۶ صفحات پر مشتمل ایک رپورٹ شائع کی ہے جس میں اسرائیلی تشدد کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کئی ہزار فلسطینی زخمی ہوئے ہیں اور ان میں سے بہت سے بہت زیادہ زخمی ہوئے ہیں جہاں مظاہرہ کرنے والے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں وہاں اسرائیلی حکومت تشدد برتتی ہے۔ اور اس تشدد میں آنسو گیس اور ربڑ کی گولیاں بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ جو زخمی ہوتے ہیں ان میں مردوں کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔ ایمنسٹی نے اپنی رپورٹ میں اس بات کا بھی ذکر کیا ہے کہ اسرائیلی لوگوں کو ان کے گھروں سے اٹھا کر لے جاتے ہیں اور ان پر تشدد کرتے ہیں زخمی فلسطینیوں کو زبردستی ہسپتالوں سے نکال دیا جاتا ہے باوجود اس کے کہ ڈاکٹر صاحبان اس پر صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ بعض اوقات تو ڈاکٹر صاحبان اور ان کے عملے پر بھی اسرائیلیوں نے تشدد کیا ہے۔ انٹرنیشنل کمیٹی آف ریڈ کراس نے بھی اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ مغربی کنارہ اور غزہ کی پٹی کے لوگوں کو کیمپ میں رکھا گیا ہے جہاں دو فلسطینی گولی سے اڑا دیئے گئے۔ اور اس کمیٹی کا کہنا ہے کہ جو کچھ اسرائیلی کر رہے ہیں وہ انٹرنیشنل انسانی قانون کے خلاف ہے اور اس ایجنسی کا کہنا ہے کہ جو کچھ وہاں ہو رہا ہے بہت برا ہے۔ اور یو۔این۔او کو چاہیئے کہ وہ اسرائیل کے خلاف اقدام کرے۔ یو این او نے بھی اپنے بیان میں اس بات کی تائید کی ہے کہ لوگوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ یہ مزاحمت کی جنگ جاری ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلسطینیوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان پر جو تشدد ہو رہا ہے اس سے انہیں نجات دے اور ان کے علاقے ان کو واپس مل جائیں۔ تاکہ وہاں ان کی اپنی حکومت ہو اور وہ آرام اور سکون سے زندگی بسر کر سکیں۔

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی
کی قبولیتِ دعا کا ایک واقعہ

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب انجنیئر

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی ان پر سلامتی ہو) کی برکت سے حضور کے جن ساتھیوں کو قبولیت دعا کا بطور خاص نشان ملا ان میں سے حضرت مولوی غلام رسول راجیکی (اللہ ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے) کو ایک منفرد مقام حاصل ہے۔

۱۹۶۰ء میں گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ سے میٹرک کرنے کے بعد میں نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایف ایس سی (پری انجنیئرنگ) میں داخلہ لیا اس وقت میرے ایک بڑے بھائی محمد عبداللطیف صاحب اسی کالج میں بی ایس سی میں پڑھتے تھے۔ اس زمانے میں طلباء اکثر اپنے امتحان کے دنوں میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سے دعا کروانے جایا کرتے تھے اپنے بھائی کی وساطت سے میں نے بھی حضرت مولوی صاحب کے پاس دعا کے لئے جانا شروع کیا جب بھی ہم حضرت مولوی صاحب کے پاس دعا کروانے جاتے حضرت مولوی صاحب فوراً ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے اور عموماً بتا دیتے کہ روشنی نظر آئی ہے یعنی دعا قبول ہو گئی ہے اسی تسلسل میں اپریل ۱۹۶۱ء میں ہم کچھ طلباء حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوئے بڑے بھائی سمیت ہماری تعداد پانچ تھی میرے اور ایک اور دوست کے فسٹ ایر کے امتحان ہو رہے تھے دو کے سیکنڈ ایر کے اور بھائی کے بی ایس سی کے امتحان مستقبل قریب میں ہونے والے تھے مولوی صاحب نے ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی اور فرمایا ایک جگہ تیز روشنی نظر آئی ہے باقی جگہ بھی روشنی ہے صرف ایک جگہ معمولی سا اندھیرا ہے آپ بھی دعا کرتے رہیں۔

اس واقعہ کے بعد چند ماہ کے اندر امتحانات بھی ہو گئے اور باری باری رزلٹ بھی نکلتے گئے جب سب کے رزلٹ نکل چکے تو جس طرح مولوی صاحب نے بتایا تھا اسی طرح معرضِ وجود میں آیا۔

میں فسٹ ایر میں اللہ کے فضل سے کالج میں اوّل آ گیا، بھائی صاحب بھی پاس ہو گئے میرا فسٹ ایر کا ساتھی بھی پاس ہو گیا سیکنڈ ایر والے دو ساتھیوں میں سے ایک پاس ہو گیا اور ایک کی انگلش میں کمپارٹمنٹ آ گئی جو کہ ضمنی امتحان میں کلیئر ہو گئی گویا جس طرح حضرت مولوی صاحب نے روشنی دیکھی تھی اسی طرح ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی (اللہ ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے) کے درجات اپنے قرب میں بڑھاتا رہے۔

کیا آپ اپنے بچوں کو بھی تلقین کرتے ہیں کہ وہ جمعہ کی نماز ادا کیا کریں۔ نماز کے بعد بڑے وقار کے ساتھ بیت سے باہر نکلیں اور جو کچھ خطبہ میں سنا ہو وہ اُن دوستوں کو بتائیں جنہوں نے نہ سُنا ہو۔ اس طرح وہ نیکی کرنے اور نیکی پھیلانے کا باعث بنیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ

قُرۃُ العین

مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد

خوبصورت کتابت، طباعت سے مزین نہایت اہم موضوع پہ یہ کتاب مفید حوالجات و مطالب کی وجہ سے اپنا ایک مقام رکھتی ہے۔ ایک خاتون۔ ایک دردمند اور حساس دل رکھنے والی خاتون کے قلم سے نکلی ہوئی باتیں اپنے ساتھ مامتا کی چاشنی اور تجربہ کی پختگی کی وجہ سے بہت مؤثر ہو کر کتاب کی افادیت میں بہت زیادہ اضافہ کا باعث ہیں۔

زیر نظر کتاب میں مصنفہ محترمہ سیدہ حفیظۃ الرحمٰن صاحبہ نے اپنی زندگی کے تجارب اور علم کی روشنی اس طرح سموئی ہے کہ ہر سطر میں ان کی وسعت مطالعہ اور موضوع پہ پوری طرح گرفت نظر آتی ہے بعض مقامات تو اس قدر مفید و مؤثر ہیں کہ بار بار پڑھنے بلکہ ہمیشہ نظر کے سامنے رکھنے والے ہیں۔ مثلاً

امین و رازداں کے عنوان کے تحت

"قرۃ العین خاوند کے مال، گھر بار اور راز کی امین ہوتی ہیں۔ وہ اس کے راز کو لے کر نہ تو ماں باپ کے پاس جاتی ہے اور نہ دوستوں رشتہ داروں سے کہتی پھرتی ہے۔ خاوند کا راز اس کا اپنا راز ہوتا ہے وہ بیوی جو خاوند کی غفلتوں اور کوتاہیوں کا ڈھنڈورا پیٹے گی خاوند کی نظر میں کبھی مرتبہ نہیں پائے گی بلکہ اس کے دل سے دور ہوتی جائے گی۔ کیونکہ ہمیشہ وہ بیوی جو شکایت لگا کر دوسروں سے ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے سچی مونس و غمخوار نہیں ہو سکتی۔ اس کے برعکس ہمدرد بیوی خاوند کو سرتاپا سمجھ جاتی ہے۔ اس کی تمام کوشش یہی ہوتی ہے کہ خاوند کا وقار اس کے میکے میں سسرال میں بلکہ اس کے بچوں کے سامنے بلند تر ہے وہ اس کی کمزوریوں پر پردہ پوشی کرتی ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ پردہ پوش ہے اور پردہ پوشی کو ہی پسند کرتا ہے۔ خاوند بیوی کی خطائیں معاف کرے یا بیوی خاوند کی کمزوریوں کو نظر انداز کرے۔ دونوں طرح اعتماد کی دیواریں مضبوط ہوتی ہیں۔ لیکن اگر اعتماد کو ٹھوکر لگ جائے تو یہ رشتہ کچے دھاگے سے زیادہ کمزور ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ یہاں خون کا تعلق تو ہوتا ہی نہیں جو خون کے رشتے جوش ماریں اور کوتاہیاں نظر انداز کر دی جائیں۔"

ساس بہو کے جھگڑے اور اختلافات دنیا میں مشہور ہیں۔ مصنفہ بہو کو نہایت کارآمد و مفید مشورہ دیتے ہوئے لکھتی ہیں۔

"بہو صاحبہ کی تمام تر ذمہ داریوں میں اگر قربانی اور صبر شامل ہو جائے تو معاملہ بہت حد تک قابل برداشت رہے۔ کیونکہ صبر عورت کا زیور ہے۔ اور بہو رانی عورت ہی ہے۔ جسے یہ جان لینا چاہیئے کہ سسرال کی اختلافی رنجشیں اگر صبر و خوشی سے برداشت کر لی جائیں تو ایک نہ ایک دن اس کا اعلیٰ اجر ملے گا۔ انشاء اللہ...... خاوند کے والدین اگر اختلاف کی دیوار بھی کھڑی کر دیتے ہیں تو بھی قابل احترام وجود ہیں اور وہ اس گھر کے مکین ہیں جہاں وہ بیاہ کر لائی گئی ہے اگر صرف یہ سوچ لے کہ یہ خاندان اب میرا ہے میں اس کی دہلیز ہوں۔ اس گھر کی روایات میرا زیور ہیں تو اختلافی سوچیں بہت حد تک روشن رخ اختیار کر سکتی ہیں۔......

بیٹی! بہو ایک بیل ہوتی ہے جو ایک زمین سے نکال کر دوسری زمین میں لگا دی جاتی ہے۔ اگر تو بیل مضبوط اور صحت مند ہو گی تو دوسری زمین کی طاقت اپنے اندر جذب کر کے منڈھے چڑھ جائے گی اور پھل پھول لائے گی۔ وگرنہ زمین کا مزاج قبول نہ کرنے کی صورت میں نتیجہ بیل کے حق میں ہی خطرناک ہو گا۔"

خاوند کی پسند اور ضروریات کا خیال رکھنے کے سلسلہ میں ایک پتے کی بات بتاتے ہوئے لکھتی ہیں۔

"قرۃ العین بھی جانتی ہے کہ شوہر کے دل میں اُترنے کا رستہ معدہ میں سے ہو کر گزرتا ہے اور وہ یقین رکھتی ہے کہ آج کا پکوان میرے شوہر کے لئے بہت خوشی کا موجب ہو گا۔ وہ معمولی خرچ سے نت نئے ڈش تیار کرتی ہے وہ کھانا ضائع نہیں کرتی بلکہ بچے ہوئے آلو کے سالن کو کبھی روٹی میں ڈالتی ہے اور کبھی کباب کی شکل دے کر تیار کر لیتی ہے اور کبھی ٹوسٹ پر لگا کر تل لیتی ہے تاکہ شام کی چائے میں خرچ بچ جائے۔ یہ اس کے ہنر کا کمال ہے کہ خرچ بچا کر اچھے پکوان پکا لیتی ہے۔ وہ سگھڑ ہے ساتھ کفایت شعار بھی ہے اور تحریک جدید کے احکام کے مطابق اپنے بجٹ کو جیب سے بڑھنے کبھی نہیں دیتی۔"

ایسی ہی اور بہت سی مفید باتیں اس کتاب میں مل سکتی ہیں جو لڑکیوں کے لئے عملی زندگی میں رہنمائی کرنے والی اور کامیابی کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔

ایسی عمدہ کتاب میں کتابت کی غلطیاں بہت ناگوار محسوس ہوتی ہیں۔ اور زبان بھی بچیوں کے لئے مشکل ہے

کتاب پر قیمت درج نہیں غالباً مصنفہ سے ہی مل سکتی ہے۔ ان کا پتہ یہ ہے۔

سیدہ حفیظۃ الرحمٰن ۵۱ - A بلاک نمبر ۲ گلشن اقبال کراچی۔

غزل

چاند بھی تیرے ہی چہرے کی ضیاء کہلائے
اور خورشید بھی بمشکل تیرا کہلائے

اہلِ ثروت کی جفا بھی تو اَدا کہلائے
ان کا بخشا ہوا ہر زخم عطا کہلائے

آہ وہ شخص جو دیوانہ تیرا کہلائے
وہ کسی اور کا کس طرح بھلا کہلائے

خوں میرا ہاتھ سے لپٹے تو حِنا کہلائے
ان کی پیشانی پہ بکھرے تو حَیا کہلائے

بندگی آ نہ سکی راس جنہیں اُکتا کر
"اپنی دانست میں کچھ لوگ خدا کہلائے"

ہونٹ سے آہ نکل جائے تو ہیں لائقِ دار
وہ اگر قتل بھی کر دیں تو بجا کہلائے

سینکڑوں نام ہیں مشہور دلِ سوختہ کے
شاخ پر پھول مزاروں پہ دِیا کہلائے

بادِ صَرصَر کا جسے نام دِیا جاتا ہے
تیرے کوچے سے جو گزرے تو صبا کہلائے

عمر گزری ہے بھٹکتے ہوئے جن لوگوں کی
ہائے اِس دَور کے وہ راہنما کہلائے

دیکھنا ٹوٹ نہ جائے یہ کسی ٹھوکر سے
دلِ پُر درد جو آئینہ تیرا کہلائے

زندگی ساری گزاری ہے اسی خواہش میں
کاش اِک بار وہ بے درد میرا کہلائے

تُو کہ جو جان تمنّا ہے، قرارِ جاں ہے
کس طرح میری تمنّا سے جُدا کہلائے

اُن پہ قربان منیرہ یہ تن و جاں میرے
وہ جو آفاق کا دل نورِ خدا کہلائے

سیدہ منیرہ ظہور۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحتِ جسمانی

کان ـ ناک اور گلا

ڈاکٹر جے گراہم اور ڈاکٹر جے جی فریزر کان ناک اور گلے کے سرجن ہیں۔ دونوں نے آکسفورڈ سے گریجوایشن کی اور رائل کالج آف سرجنز انگلینڈ سے فیلو شپ۔

اسوقت دونوں یونیورسٹی کالج ہسپتال لنڈن انگلینڈ کے ساتھ منسلک ہیں۔ گذشتہ دنوں وہ پاکستان آئے تو ان سے کچھ سوالات کئے گئے۔ یہ سوالات ڈاکٹر سلمان ہارون نے کئے اور ڈان میں چھپے ہیں۔ ہم اپنے جملہ قارئین کے لئے ان سوالات وجوابات کی ایک جھلک ڈاکٹر سلمان ہارون اور ڈان کے شکریے کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

ڈاکٹر گراہم سے پوچھا گیا کہ کیا آپ پہلی دفعہ پاکستان تشریف لائے ہیں۔ اور آپ کے تاثرات کیا ہیں ڈاکٹر گراہم نے بتایا کہ وہ پہلی دفعہ پاکستان آئے ہیں اور "ہم یہاں ایسے ہی محسوس کرتے ہیں جیسے کہ ہم اپنے ہی وطن میں ہوں کیونکہ ہمیں بہت سے پاکستانیوں سے انگلستان میں بھی ملنے کا موقعہ ملتا ہے۔ پاکستان تو اچھا خاصہ خوشحال ملک دکھائی دیتا ہے۔ کثیر التعداد منزلوں والی عمارتیں موجود ہیں۔ اگرچہ ہمیں یہاں آئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے اور ہم یہاں رہیں گے بھی تھوڑا ہی وقت لیکن بہر حال ہمیں یہاں آنا بہت دلچسپ لگا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم پھر یہاں آئیں اور ملک کے دوسرے حصے" دیکھیں۔

ان سے پوچھا گیا کہ گزشتہ دہاکے میں کان ناک اور گلے کے علاج میں کیا ترقی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر فریزر نے بتایا کہ یہ ترقی بہت جلد جلد ہوئی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نئی سے نئی ٹیکنیک سامنے آئی ہے اور اس ٹیکنیک کے ذریعے بیماری کی تشخیص میں بہت آسانی پیدا ہو گئی ہے۔ اور دوسری بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ سرجری نے اتنی زیادہ ترقی کر لی ہے کہ سر اور گردن جیسے حصوں کی سرجری خاصی بہتر طور پر ہونے لگی ہے۔ پھر ان سے پوچھا گیا کہ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے کہ پلاسٹک سرجری نے آپ کے کام میں کوئی رخنہ اندازی تو نہیں کی۔ ڈاکٹر فریزر نے بتایا کہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ ان دونوں کا باہم دگر اکھٹے کام کرنا زیادہ مفید ثابت ہوا ہے حقیقت یہ ہے کہ کان، ناک اور گلے کے سرجن اور پلاسٹک سرجری کرنے والے ڈاکٹروں کو بطور ایک ٹیم کے اکھٹے کام کرنا چاہیئے اور انگلستان میں وہ ایسا کرتے بھی ہیں۔

پھر ان سے یہ پوچھا گیا کہ پاکستانی ڈاکٹروں کے متعلق جو کان ناک اور گلے کی سرجری کرتے ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ ڈاکٹر گراہم نے بتایا کہ چونکہ ہم نے یہ سرجری ہوتے یہاں نہیں دیکھی اور ہمارا قیام بھی بہت تھوڑا ہے۔ ہم صرف اسی سے جو مقالے سنے ہیں اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ خاصی ترقی ہوئی ہے۔ مہارت میں بھی اور ٹیکنیک میں بھی۔ حقیقت یہ ہے کہ مہارت کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ وہ کیا تجاویز دینا چاہیں گے جس سے صحت کے پروگرام دیہاتی علاقوں میں بہتر طور پر سرانجام دیئے جا سکیں۔ خاص طور پر ناک کان اور گلے کی بیماریوں کے سلسلے میں۔ تو ڈاکٹر گراہم نے کہا کہ صحت کے متعلق عمومی رنگ میں ایک کھلے ذہن کے ساتھ منصوبہ بننا چاہیئے اور منصوبہ بنانے والوں میں جو پریکٹس کرنے والے ڈاکٹر اور ہیلتھ یونٹ دونوں کا اشتراک لازمی ہے۔ پھر انہوں نے یہ بھی کہا کہ سارے ملک میں ایسے ہسپتال بھی ہونے چاہئیں جہاں مرض کی تشخیص کی آسانیاں ہوں اور ان کے ساتھ ٹیچنگ ہسپتال منسلک کئے جائیں۔

ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ ڈپلوما کے لئے امتحانات پسند کرتے ہیں اور کیا ان ڈپلوموں کا ان کے خیال میں کوئی حقیقی فائدہ بھی ہے۔ فریزر نے کہا یقیناً ان کا ایک مقصد ہے وہ شخص جس نے برطانوی ڈی ایل او کا امتحان پاس کیا ہو اسے کسی حد تک تجربہ ہو گا اور اسے یہ بھی علوم ہو گا کہ اسنے اپنے علم کو کس طرح استعمال میں لانا ہے۔

یہ دونوں ڈاکٹر صاحبان دراصل ایک کانفرنس کے لئے یہاں آئے تھے۔

ان سے پوچھا گیا کہ تعلیمی معیار کو بڑھانے کے لئے ایسی کانفرنسیں کیا کردار ادا کرتی ہیں۔ گراہم نے کہا کہ ایسی کانفرنسیں حقیقتاً ایک بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ خاص طور پر نئے ڈاکٹروں کے لئے جو ایسی کانفرنسوں سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم اپنے تبادلہ خیالات سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ایسی کانفرنسیں تحقیقات کے لئے بڑے مواقع فراہم کرتی ہیں۔ ان کانفرنسوں کا ایک یہ فائدہ بھی ہے کہ یہ معاشرتی تعلقات بڑھانے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ ہم مختلف ممالک میں جا سکتے ہیں اور ان کی ثقافت کے متعلق معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ مثلاً اسی کانفرنس میں ہم بہت سے پاکستانی ڈاکٹروں سے ملے۔ کل ہم نے کلفٹن بھی دیکھا اور کانفرنس کے اختتام پر ہم ٹھٹھہ بھی جانا چاہتے ہیں۔

پھر ان سے کچھ سوالات ان کی اپنی پریکٹس کے متعلق کئے گئے۔ ڈاکٹر گراہم سے پوچھا گیا کہ انہوں نے موجودہ وزیر اعظم کے کان کا اپریشن کیا تھا جبکہ وہ اپوزیشن میں تھی۔ کیا اب وہ ان سے ملاقات کرنا چاہیں گے

ڈاکٹر گراہم نے جواب دیا کہ وہ ان سے مل چکے ہیں لیکن یہ وزٹ اپریشن کے سلسلہ میں نہیں تھی۔ یہ ایک سوشل وزٹ تھی۔ جب وہ میری مریضہ تھیں اسوقت وہ اپوزیشن میں تھیں اور اپنے وطن سے دور۔ اب میں ان سے ملا ہوں۔ مجھے انکی صحت کی حالت دیکھ کر خوشی ہوئی ہے اور یہ بات بھی میری خوشی کا باعث بنی کہ اب وہ وزیر اعظم ہیں۔ میں ان کی کامیابی پر انہیں مبارکباد دینا چاہوں گا۔ وہ ایک جمہوری ملک کی وزیر اعظم ہیں۔ میں بھی ایک ایسے ملک کا باشندہ ہوں جہاں جمہوریت کا دور دورہ ہے۔ مجھے امید ہے بلکہ یقین ہے کہ جمہوری حکومت اب عوام الناس تک طب وصحت کی سہولتیں پہنچانے کی کوشش کرے گی۔

ڈاکٹر فریزر سے پوچھا گیا کہ وہ مزید کیا کہنا چاہیں گے یعنی تجاویز کے رنگ میں۔ ڈاکٹر فریزر نے کہا کہ میں یہ بتانا چاہوں گا کہ برطانیہ میں ڈاکٹری علوم کے لئے ایسے کورسز موجود ہیں جن سے پاکستانی ڈاکٹر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

وہ وہاں ایک معین عرصہ تک کام بھی کر سکتے ہیں۔ پاکستان کا دولت مشترکہ کی دوبارہ رکنیت حاصل کر لینا بھی اس سلسلہ میں بہت مفید ثابت ہو گا۔ دولتِ مشترکہ میں جو بھی سہولیات کے لئے مواقع موجود ہیں پاکستان ان سے پوری طرح فائدہ اٹھا سکے گا۔

آخری سوال جو ان سے کیا گیا وہ یہ تھا کہ کیا آپ کوئی مشورہ دینا چاہیں گے؟ ڈاکٹر گراہم نے کہا کہ ڈاکٹر کو چاہیئے کہ وہ بڑی توجہ سے اپنے مریض کی باتیں سنے اور وہ جو کچھ کہتا ہے اس کا تجزیہ کرنے کی کوشش کرے اور اسے اس بات کا بھی پتہ ہونا چاہیئے کہ کب اسے اپریشن نہیں کرنا چاہیئے (اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ نہیں کہ وہ جھٹ سے مریض سے کہے کہ لیٹو میں تمہارا اپریشن کرتا ہوں)۔

اعلانِ نکاح

میری بیٹی عزیزہ عظمیٰ درثمین جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ واہ کینٹ کا نکاح عزیزم وقار احمد قائد خدام الاحمدیہ واہ کینٹ ابن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب جنرل سیکرٹری واہ کینٹ مورخہ ۲۹/۷/۸۸ کو مبلغ ۲۰۰۰۰/- بیس ہزار روپیہ حق مہر بیت الذکر میں مکرم امیر صاحب ملک سعید احمد خان صاحب نے پڑھا

عزیزہ کا رخصتانہ مورخہ ۱۶/۲/۸۹ بروز جمعرات کو ہوا۔ دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان پر فضل کرے۔ اور یہ رشتہ بابرکت کرے۔ عزیزہ عظمیٰ درثمین حضرت حاجی مہرالدین صاحب درویش قادیان و رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نواسی اور حلیمہ لطیف صدر لجنہ اماءاللہ واہ کینٹ کی بیٹی ہے۔

ملک محمد صدیق صدر حلقہ غربی
جماعت احمدیہ واہ کینٹ

میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر ندیم احمد خان صاحب (ایم بی بی ایس) کا نکاح ہمراہ عزیزہ صائمہ مبارک صاحبہ بنت ملک مبارک احمد صاحب فیصل ٹاؤن لاہور بعوض ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر دارالذکر ۱۱۵۔ اے۔ علامہ اقبال روڈ لاہور مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک قبل نماز جمعہ پڑھا۔

یہ نکاح سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پہلی صدی کے الوداعی جمعہ اور صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر دوسری صدی کے پہلے جمعہ کے دن مربی سلسلہ مولوی مقصود احمد صاحب باجوہ نے پڑھا۔

احباب جماعت اور بزرگان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے مولا کریم یہ رشتہ ہر دو خاندان کے لئے مبارک کرے اور بابرکت ہو۔

ناصر احمد خان
۱۸۰۔ بی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل غور

نسیم سیفی

خیالات کی لہریں کس طرح اٹھتی ہیں۔ بلکہ سوال یہ پوچھنا چاہیئے کہ کہاں سے اٹھتی ہیں ان کا منبع دل اور دماغ ہیں تو دل اور دماغ میں ایسی باتیں کس طرح آجاتی ہیں جو تھوڑی ہی دیر کے بعد پوری ہو جاتی ہیں لوگ اسے اتفاق کہتے ہیں لیکن ہم اتفاق کہیں گے تو یہ بھی چاہیں گے کہ اتفاق کا تجزیہ کیا جائے۔ بہرحال ایک دو باتیں اس سلسلہ میں اس کالم میں لکھنے کو جی چاہتا ہے۔ پہلی تو یہ کہ مغربی افریقہ کے دورے پر تھا اور چند روز کے لئے گیمبیا میں قیام تھا۔ انہی دنوں وہاں جماعت کا سالانہ جلسہ بھی تھا ایک دن مربی انچارج صاحب (محترم مولوی عبدالشکور صاحب) کہنے لگے آج جلسہ کے انتظامات دیکھنے چلیں گے۔ آپ بھی چلیں۔ میں نے جانے سے پہلے اپنی ہمشیرہ کے نام ایک خط لکھا (میں اپنے بھانجے ڈاکٹر داؤد احمد کے گھر ٹھہرا ہوا تھا) اس خط کا جلسہ کے انتظامات دیکھنے سے کوئی تعلق نہ تھا۔ بہرحال خط لکھا اور میز پہ چھوڑ کر مربی انچارج صاحب کے ساتھ چل پڑا۔ راستے میں گاڑی میں بیٹھے اچانک ایک خیال آیا۔ پتہ نہیں کیوں خیال یہ تھا کہ خط تو میں نے پوسٹ نہیں کیا اگر اب کوئی حادثہ ہو گیا تو کیا یہ خط پوسٹ کر دیا جائیگا۔ اس خیال کا آنا ہی تھا کہ گاڑی ایک زبردست دھچکے کے ساتھ رکی۔ دل دہل گیا۔ الٰہی یہ کیا۔ پتہ چلا کہ سامنے ایک بڑا موٹا تازہ سؤر آگیا تھا اس کی گاڑی کے ساتھ ٹکر ہو گئی ہے اور یہ دھچکا اس ٹکر ہی کا نتیجہ تھا۔ گاڑی سے اتر کر دیکھا تو سؤر گاڑی کے سامنے لیٹا ہوا تھا۔ بے حس مردہ کی طرح۔ اور گاڑی کے مڈگارڈ وغیرہ کا حلیہ بگڑا ہوا تھا۔ اچانک سؤر اٹھا اور بھاگ کے کھیتوں میں غائب ہو گیا۔ ہماری گاڑی تو اب کسی اور گاڑی کے ساتھ باندھ کر ہی وہاں سے لے جائی جا سکتی تھی اتنی دیر میں ایک اور احمدی دوست اپنی گاڑی پر آ رہے تھے وہ رکے اور ہم ان کے ساتھ مقام جلسہ پر پہنچے اور بعد ازاں وہ گاڑی کو مرمت کے لئے لے گئے۔

سرگودہا انصار اللہ کے ایک مختصر سے جلسہ پر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب، محترم شیخ مبارک احمد صاحب اور ایک دو اور دوست اور خاکسار گئے ہوئے تھے۔ واپسی پر گاڑی فراٹے بھرتی آرہی تھی۔ میں خدا جانے کس موڈ میں تھا کہ خیال آیا اگر یہاں حادثہ ہو جائے تو۔ ہمارے ساتھ جماعت کے چوٹی کے عالم مولینا ابوالعطاء صاحب اور شیخ مبارک احمد صاحب ہیں۔ کیا ہوگا۔ ابھی کیا ہوگا کے الفاظ ذہن میں آتے ہی تھے کہ گاڑی بڑے زور سے رکی اور پتہ چلا کہ دو پہیئے پنکچر ہو گئے ہیں۔ اور سامنے سے آنے والے ٹرک کی زد سے بال بال بچے ہیں۔ دونوں پہیوں کو پنکچر لگوائے اس میں خاصہ وقت صرف ہوا۔ لیکن اللہ کا شکر ہے کہ بچ گئے۔ اور گھر پہنچ گئے۔

چند روز کی بات ہے اپنے معمول کے مطابق میں نے اہلیہ سے سلام کیا اور اسنے خدا حافظ کہ کر گھر سے دفتر کے لئے رخصت کیا۔ ادھر وہ خدا حافظ کہہ رہی تھی ادھر میں سوچ رہا تھا کہ بس انسان خدا کی حفاظت ہی میں تو واپس خیریت سے گھر آتا ہے ورنہ سڑکوں پر کیا کچھ نہیں ہوتا۔ میں جس رستے سے دفتر جاتا ہوں وہاں ٹریفک تو نہ ہونے کے برابر ہے۔ لوگ بھی کم ہی ہوتے ہیں۔ خدا جانے یہ خیال اس وقت کیوں آیا۔ گھر سے نکلا دارالضیافت کے کونے کے پاس پہنچا۔ بائیں طرف چل رہا تھا۔ ابھی سوچا ہی تھا کہ دائیں طرف ہو جاؤں۔ شائد ایک قدم بھی نہیں لیا تھا کہ ایک نوجوان سے جو سائیکل سوار تھا پیچھے سے ایسی ٹکر ماری کہ کچھ دیر کے لئے تو ہوش ٹھکانے نہ رہے۔ میرے ہاتھ میں فائل تھی وہ کہیں گری اور میں کہیں لڑھک گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ چوٹ نہیں آئی۔ یعنی جسے ایسے موقع پر چوٹ کہتے ہیں۔ ویسے اتنا تو ہوا کہ پاؤں کو ضرب آئی جس کا اثر ابھی تک چل رہا ہے۔

یہ خیالات اتفاقات ہیں۔ یا کیا ہیں۔ اتفاقات ہیں تو ان کا منبع کیا ہے۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے اپنے ایک مضمون میں (جو الفضل میں شائع شدہ ہے) ٹھیک ہی فرمایا تھا کہ اتفاق کے کوئی معنی نہیں۔ اگرچہ ہمیں نظر تو نہیں آتے لیکن ان کے عوامل خدا تعالیٰ کی تقدیر کے حامل ہوتے ہیں۔

بات قابل غور ہے۔ ہم یونہی "اتفاق" "اتفاق" کی رٹ لگا دیتے ہیں۔ ہماری نظر خدا کی جانب مبذول ہونی چاہیئے۔ آپ اس سلسلہ میں کچھ کہنا چاہیں گے۔؟

آپ کا خط ملا

مکرمی مقبول احمد ذبیح صاحب مربی سلسلہ زمبیا

قبل ازیں آپ کی خدمت میں الفضل نہ ملنے کی شکایت کی تھی۔ خدا کے فضل سے آپ کی طرف سے نئے انتظام کے تحت باقاعدہ الفضل ملنے شروع ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

نئے دور کے الفضل میں نہایت اچھا تنوع نظر آیا ہے اور اس کے مطالعہ کی طرف شوق اور توجہ بڑھ رہی ہے۔ اس طرح چھوٹے چھوٹے سبق آموز کہانیوں اور واقعات کے رنگ میں اگر مضامین چھپتے رہے اور بچوں کے متعلق بھی تربیتی امور کا خاص خیال رکھا جاتا رہا تو اللہ تعالیٰ نے چاہا تو الفضل کی مقبولیت اور بڑھے گی۔

خصوصاً سیدی حضرت اقدس کی صحت و مصروفیات و خطبات سلسلہ کی خبریں اور احمدی بھائیوں اور بہنوں کی حاجات کے متعلق دعائیہ کالم سے محبت و الفت بھرے ایک خاندان کا سا سماں سامنے آجاتا ہے۔

آپ کے اداریئے مختصر اور حقائق پر مبنی ہونے کے ساتھ ساتھ ملکی اور قومی مسائل کی طرف پوری پوری نشاندہی کرنے والے ہوتے ہیں۔

عاجز کی طرف سے اس منصب پر فائز کئے جانے پر دلی مبارکباد قبول فرماویں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر رنگ میں لکھنے الفضل کو عروج تک پہنچانے اور ملک و قوم کی اعلیٰ ترین خدمات کی توفیق دیتا رہے۔ اور الفضل کے سب عملہ کو بھی اپنے فضلوں سے نوازے

— پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے کالم کی تعریف کرتے ہوئے آپ کے لئے دعا کی ہے۔ مولیٰ کریم قبول کرے۔ اس کے مقابلے میں یقیناً میرا یہ خط بے حیثیت سا لگتا ہے۔ گر قبول افتد۔

مکرم زبیر خلیل ملک صاحب سرگودھا

چند روز پہلے بیرون ملک میں مقیم ایک عزیز کی فرمائش پر ماہ جنوری اور ماہ فروری میں شائع ہونے والے "الفضل" منگوائے تاکہ بیرون ملک ارسال کرسکوں۔ ایک اچٹتی سی نظر ڈالنے کی نیت سے ایک پرچہ اٹھایا۔ "الفضل" کا انداز کچھ بدلا بدلا سا لگا۔ تفصیلی مطالعہ سے عقدہ کھلا کہ یہ جماعتی روزنامہ تو بہت ہی بھلا ہو گیا ہے اجلا اجلا نکھرا سا الفضل دل کے دریچوں میں اترتا چلا گیا۔ اخبار کا انداز تحریر اس قدر پر اثر نکلا کہ ایک ہی رات میں دو ماہ کے پرچے ختم کر ڈالے۔ دوسری صبح مقامی طور پر قائم ایجنسی سے رابطہ کیا اور آئندہ کے لئے اس روزنامہ کا باقاعدہ خریدار بن گیا۔ اللہ کرے آپ کا زور ادارت اور زیادہ۔ تاکہ ہم جیسے دنیادار گنہگار بھی اس بھلے انداز میں سپرد قلم کئے گئے جماعتی اور دینی "شذرات" سے کماحقہ مستفید ہو سکیں۔

مکرم ابن خالد صاحب۔ ربوہ

احمدیت کی دوسری صدی کے آغاز پر دلی مبارکباد کا تحفہ قبول کیجئے۔ اللہ تعالیٰ نئی صدی، نئے دور۔ نئے حالات اور نئی نئی ذمہ داریوں کو بہ احسن سنبھالنے اور دین و دنیا میں سرخرو ہونے کی توفیق دے۔

آپ کے اداریوں کا انداز۔ منفرد مختصر، اور موثر۔ بات ٹھیک ٹھیک پہنچتی ہے۔ اپنے ہدف پر۔ خوب اسلوب ہے۔ جیسے آمنے سامنے، باہم باتیں ہو رہی ہوں ؎

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔

مورخہ ۱۸ مارچ کے اداریہ۔ "اللہ تعالیٰ کا شکر اور دعا" میں ایک دریا کو کوزہ میں بند کر دکھایا ہے۔ واقعی ہی جشن تشکر۔ اس دائرے کا ایک نقطہ ہی ہے۔ یہ نقطہ۔ دائرہ عمل حسن عمل۔ کو مزید پھیلا کر ان سب کو اپنے احاطہ میں لے آتا ہے اور یہ پھیلاؤ گذشتہ ایک صدی میں ایک سے۔ ایک کروڑ پر محیط ہو چکا ہے۔

؎ ایک سے ایک کروڑ ہوتے ہیں

کیوں! کیسا ہے یہ پھیلاؤ۔

اور دوسری صدی کے اختتام اور احمدیت کی تیسری صدی کے آغاز پر۔ یہی پھیلاؤ۔ یہی دائرہ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک کروڑ سے ایک ارب احمدی نفوس۔ کم از کم۔ ایک ارب کی تعداد کا احاطہ کر رہا ہو گا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ احمدیت کی دوسری صدی میں پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں ساری دنیا کے احمدیوں کو نئی نئی فتوحات روحانی زیادہ سے زیادہ تعداد میں دیکھنا نصیب ہوں۔

مکرر مبارکباد اور اس کے ساتھ ہی ساری دنیا کے احمدی بھائیوں کی خدمت میں اہل ربوہ اور پاکستانی احمدیوں کی طرف سے بہت بہت سلام اور جشن تشکر کی دلی مبارکباد پیش ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ - حضور کا پیغام

مجھے یقین ہے کہ نہ صرف عارضی ثابت ہو گا بلکہ اپنے آخری دموں پر ہے۔ لیکن آپ کی راحت و طمانیت کا دور اور خدا کی بارگاہ میں اجرِ عظیم پانے کا دور ایک لافانی دور ہے۔ جس کا فیض آپ اس دنیا میں بھی پاتے رہیں گے اور اُس دنیا میں بھی پاتے رہیں گے۔ آپکی موجودہ نسل بھی اس کا فیض پائے گی اور آپ کی آئندہ آنے والی نسلیں بھی اس کا فیض پائیں گی۔ تمام روئے زمین پر منعقد ہونے والی مجالس شورای میں جو عظیم امتیاز آپ کی مجلس شورای کو حاصل ہے۔ اس کے ساتھ دنیا کی کسی اور مجلس شورای کو کوئی نسبت نہیں۔ خدا کرے کہ روحانی اور اخلاقی اور فکری امتیازات کی یہ شان ہمیشہ قائم رہے اور ہر لحہ ہر آن خواہ سوچ اور فکر کے لمحات ہوں یا سوچوں اور فکروں کی عملی تعبیر کے لمحات ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کی رہنمائی فرمائے۔ آپ کے لئے تقویت کا موجب بنے اور ابتلاؤں میں آپ کو سنبھالنے والی ہو۔

حضور نے فرمایا میری طرف سے آپ سب کو بھی نہایت محبت بھرا اسلام اور نئی صدی کی مبارک باد جو اس شورای میں شامل ہیں اور اُن سب کو بھی جو اپنی اپنی جماعتوں میں آپ کی واپسی کے منتظر بیٹھے ہیں تاکہ آپ سے اس مجلس شورای کے ایمان افروز حالات اور واقعات سنیں۔

حضور نے اراکین شورای کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا آپ میرا یہ محبت بھرا سلام اور نئی صدی کی مبارکباد کی امانت ان منتظرین کو بھی پہنچا دیں اور وہ سب دعائیں جو میں آپ کے حق میں کر رہا ہوں، خدا کرے کہ ان کا فیض ان سب تک بھی پہنچے جو اس مجلس میں شامل نہیں ہو سکے بلکہ دنیا بھر کی تمام جماعتوں کو ان کا فیض آج بھی پہنچے اور کل بھی اور ہمیشہ کے لئے پہنچتا رہے۔

تاریخ جماعت احمدیہ کراچی

جماعت احمدیہ کراچی کی تاریخ مرتب کی جارہی ہے اور عنقریب اسے کتابی صورت میں شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ ایسے احباب اور بہنیں جو خود یا ان کے بزرگ قیامِ پاکستان سے قبل یا قیام پاکستان کے ابتدائی دور میں کراچی میں مقیم رہے ہوں اور ان کے علم میں کوئی اہم واقعہ۔ تاریخی حالات ہوں یا وہ کسی رفیق سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کراچی کے حالاتِ زندگی سے واقف ہوں تو ان سے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔ اسی طرح اگر تصاویر یا کوئی اخبار۔ رسالہ یا کتاب انکے پاس ہو جس میں کراچی کی جماعت کا تذکرہ ہو تو وہ بھی ارسال فرمائیں جو کہ واپس کر دیئے جائیں گے۔ بشیر الدین صاحب عباسی

۷۹۴/۹ بلاک نمبر ۹
دستگیر کالونی۔ فیڈرل بی ایریا۔ کراچی

خبریں

★ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ نواز شریف کی جلد ہی لاہور میں ایک اور ملاقات کا امکان ہے۔ یہ بات وزیر اعظم کے صوبائی رابطہ کے مشیر گلزار احمد خان نے بتائی۔

انہوں نے کہا کہ مرکز اور پنجاب میں اچھے تعلقات کی فضا پیدا ہوئی ہے اور امید ہے کہ یہ تعلقات مزید مستحکم ہونگے۔

★ سابق وزیر اعظم اور پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ محمد خان جونیجو نے صدر غلام اسحٰق خان سے ملاقات کی۔

★ نیو یارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ بھارت عنقریب ۱۵،سو میل تک ایک ٹن بم لے جانے والے میزائل کا تجربہ کرے گا۔

"ٹائم" نے کہا ہے کہ بھارت کی اس قسم کی فوجی تیاریوں پر اس کے چھوٹے پڑوسیوں کی تشویش میں اضافہ ہو رہا ہے علاوہ ازیں مغربی ممالک کے ایٹمی ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت خفیہ طور پر ایٹمی پروگرام پر عمل کر رہا ہے۔

★ بھارت نے پاکستان سے ملحقہ اپنی سرحد کے ساتھ ۴۰ فٹ بلند پولوں پر مرکری بلب لگانے کا کام زور شور سے شروع کر دیا ہے۔ یہ بلب جموں کشمیر سے لے کر بھارتی پنجاب کی سرحد تک لگائے جائیں گے اور رات کے وقت روشن رہا کریں گے۔

★ پاکستان کی وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو وفاق اور صوبوں کے اعلیٰ حکام کی کارکردگی کا جائزہ لے رہی ہیں۔

صوبہ سرحد، پنجاب اور بلوچستان کے چیف سیکرٹریوں نے انتظامی اصلاحات کے سلسلے میں جو کام کیا ہے اس کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ سندھ کے چیف سیکرٹری کے بارے میں ملک کے علماء نے جو نکتہ چینی شروع کی ہے اس کا بھی اعلیٰ سطح پر نوٹس لیا گیا ہے۔

★ معلوم ہوا ہے کہ آئی ایم ایف سے قرضہ کی ۲۶۰ ملین ڈالر کی دوسری قسط اس سال جون میں پاکستان پہنچ جائے گی۔

★ محکمہ ڈاک ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی دسویں برسی پر ۴ اپریل ۱۹۸۹ء کو ایک روپے اور ۲،روپے کے دو یادگاری ٹکٹ جاری کرے گا۔ ان ٹکٹوں پر بھٹو مرحوم کی تصویریں شائع کی جارہی ہیں۔

★ کراچی شہر میں دو مختلف مقامات پر رات کے وقت کرفیو میں نرمی کے وقفہ کے دوران نامعلوم سکوٹر سواروں نے ایک پولیس افسر سمیت تین افراد کو ہلاک اور تین کو زخمی کر دیا۔

★ انٹرنیشنل ٹیبل ٹینس فیڈریشن کی جیوری نے اسرائیل کے خلاف واک اوور کی سزا کے طور پر پاکستان کو عالمی ٹیبل ٹینس چیمپئن شپ کے دوسرے راؤنڈ میں نااہل قرار دے دیا۔

★ منا کو میں مانٹی کارلو اوپن سکوائش چیمپئن شپ میں پاکستان کے جان شیر خان نے اپنے ہم وطن عالمی چیمپئن جہانگیر خان کو فائنل میں ہرا کر چیمپئن شپ جیت لی۔

خود ملکر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر
حضرت حکیم نظام جان
کے فرزند
حکیم عبد الحمید اعوان
کا ماہانہ پروگرام
۱۵-۱۶ تاریخ کو مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والا
۱۹ سے ۲۳ تاریخ تک مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی
۲۵ سے ۲۷ تاریخ تک مشہور دواخانہ حضوری باغ روڈ ملتان
باقی دنوں میں مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔
مینجر
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ

امتحاناتِ میٹرک کے بعد بیکار نہ رہیئے!
ہنر سیکھئے
الیکٹریشن۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز کے کم مدت کورسز میں داخلہ شروع ہے۔
امتحان فنی تعلیمی بورڈ لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ پیشہ وارانہ کالجوں میں داخلہ اور سرکاری ملازمتوں کیلئے اس کورس کے ۵ نمبر میرٹ میں شامل کئے جاتے ہیں۔
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (منظور شدہ) رحمت شرقی ب ربوہ فون ۵۹۲

EYESIGHT Course
کمزوری نظر کورس
کھانے اور آنکھوں میں ڈالنے والی ادویات پر مشتمل ۴۰ روزہ کورس
قیمت ۷۵/- لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون سیلز، کلینک، رہائش ڈاکٹرز ۷۷۱ - ۶۰۶ - ۶۰۷

کیور ٹو ٹائم برائے رمضان المبارک
کیور ٹو ہیڈ آفس
کیور ٹو کلینک
کیور ٹو سیلز آفس
اور کیور ٹو سٹورز کے اوقات کار صبح ۶-۳۰ بجے تا ۲ بجے ہوں گے۔
ناغہ بروز جمعۃ المبارک
مینجر۔ کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون: سیلز ۷۷۱ کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷